نمبر ۱۱۴ | مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۶ ذیقعد سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس لاہور میں شامل ہونے کے بعد ۲۰۔ مارچ اگزکٹو بورڈ آف مسلم کانفرنس میں شمولیت فرمائی۔ حضور ۲۲ مارچ کو لاہور سے واپس تشریف لے آئے ۔

۲۱ مارچ سے مجلس مشاورت ۱۹۳۱ء کے تجویز کردہ کمیشن جناب چوہدری فقیر محمد صاحب کورٹ انسپکٹر ریٹائرڈ اور جناب چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری نے مرکزی دفاتر کا۔ اور خانصاحب بابو برکت علی صاحب آف شملہ اور بابو محمد امیر صاحب نے دفتر آڈیٹر اور محاسب کا معائنہ شروع کیا۔ اول الذکر کمیشن میں جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اور ثانی الذکر میں مرزا محمد صادق صاحب اکونٹنٹ لاہور اپنی مصروفیتوں کے باعث شریک نہیں ہو سکے ۔

مقامی آریہ سماج کے جلسہ میں چھیڑ چھاڑ کی عادت سے مجبور ہو کر بعض اعتراضات کئے گئے۔ جن کے جواب دینے کے لئے ۲۱ مارچ بصدارت جناب میر قاسم علی صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر۔ ماشٹر محمد عمر صاحب۔ اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں ۔

مسلم کے جذبات

نہاں ہے میرے سینہ میں ضیاء و نورِ یزدانی
مرے ہاتھوں نے رخشِ ارتقاء کی باگ تھامی ہے
مرے ہر موئے تن سے وہ شرارے بارہا نکلے
مرے درسِ محبت نے بدل ڈالا زمانے کو
اُلجھتا کفر کیوں ہے کیا خبر اُس کو نہیں اتنی
صدائے حق نہیں دبتی کبھی غوغائے باطل سے
گلے میں جن وفا کیشوں کے طوقِ بندگی دیکھو
زمانہ چومتا ہے جس کے قدموں کو وہ مسلم ہے
اگر دیکھو تو کل تک جو ہمارے در کے خادم تھے
وہ ہونگے اور کوئی ان کی دھمکی سے جو ڈر جائیں
ہمیں شوقِ شہادت ہے یہ مقتل کیا یہ جنت ہے
سحابِ کفر کو پھاڑیں گے وحدت کی ہواؤں سے

مری آنکھوں میں مضمر ہے جلالِ کروخاقانی
مرے پاؤں نے ٹھکرایا ہے۔ تاج و تختِ سلطانی
کہ جل اٹھے تپش سے پاسبانِ قصرِ شیطانی
چمک اٹھا مرے دم سے جہاں میں ماہِ کنعانی
مری قندیلِ دل میں ضو فگن ہے شمعِ فارانی
سپاہ کفر کی گرچہ نظر آئے فراوانی
انہیں کیا۔ کس لئے ڈھونڈیں وہ تسبیحِ سلیمانی
وہ مسلم ہے سکھا دی جس نے عالم کو جہانبانی
غضب ہے آج کہتے ہیں مٹا دینگے مسلمانی
ہمیں ڈرنے سے کیا نسبت کہ ہم ہیں شیرِ ربانی
بوقتِ ذبح کیا ممکن جو ظاہر ہو پریشانی
سمائے رشد پر چمکیں گے بن کر مہرِ نورانی

بجا کر طبلِ توحیدی جگا دیں گے زمانہ کو
دکھا دیں گے مسلمانوں کا طاہر جوشِ حقانی

تبلیغی رپورٹ

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

انگلستان

۲۵۔ فروری کو جو خط لنڈن سے چوہدری محمد یار صاحب نائب امام احمدیہ مسجد کا لکھا ہوا پہونچا۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

گذشتہ ہفتہ اتوار کو اکیس احباب کی موجودگی میں خانصاحب منشی فرزند علی صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ پھر نماز کے ارکان و آداب کے متعلق ایک مضمون سُنایا۔ وضو اور تیمم کا طریق اور ان کے فوائد بیان کئے۔ بعد ازاں مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ اس کے بعد فرداً فرداً نماز۔ قرآن مجید۔ اور یسرنا القرآن کے سبق خانصاحب اور مولوی محمد یار صاحب نے پڑھائے۔ اس موقعہ پر دو غیرمسلم بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کو تبلیغ کی۔ اور پڑھنے کے لئے بعض مضامین دیئے گئے۔ منگل اور بدھ کے دن بھی بعض نومسلم انگریز آئے۔ جن کو قرآن مجید کے سبق پڑھائے گئے۔

خانصاحب اس ہفتہ میں بھی مظلومانِ کشمیر سے ہمدردی اپیدا کرنے میں مصروف رہے۔ The Near East اخبار نے کشمیری مسلمانوں کی ہمدردی میں آپ کی کوشش سے بہت عمدہ مضمون لکھا ہے۔ ۱۸۔ فروری کو خانصاحب موصوف نے روٹری کلب میں ایک پبلک لیکچر اسلام کی صداقت وارکان اور عقائد اسلام پر دیا۔ لیکچر کے خاتمہ پر پریزیڈنٹ صاحب جلسہ نے بہت عمدہ الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ اور کہا ہمیں ان امور کے متعلق پہلے کوئی علم نہ تھا۔ ہمارے معلومات میں قابل لیکچرار نے بہت کچھ اضافہ کیا ہے۔

سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ افریقہ

۴۔ فروری مولوی نذیر احمد صاحب اپنے خط میں سالٹ پانڈ سے لکھتے ہیں۔ مقامی افسروں کی طرف سے تامالی علاقہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق جو قیود لگائی گئی تھیں ان کے ہٹانے کے متعلق کوشش کی گئی تھی۔ اب آٹھ ماہ کی جد وجہد کے بعد چیف کمشنر نے اطلاع دی ہے۔ کہ گورنمنٹ کو تبلیغ اسلام پر کوئی اعتراض نہیں۔ علاقہ اشانٹی میں تبلیغی دورہ کیا گیا۔ اور جماعتوں کو اخلاقی اصلاح اور مالی قربانی کی طرف متوجہ کیا۔ اس دورہ میں قریباً اسی میل پیدل سفر کیا۔ اشانٹی میں ایک ذی اثر شخص الحاج عیسیٰ معہ اپنے ۵۶ مریدوں کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ مالی لحاظ سے ۱۹۳۱ء کی آمد باوجود اقتصادی حالت کے سخت خراب ہونے کے پچھلے سال سے زیادہ رہی۔ اس سال سکول پر ایک سو پونڈ زیادہ خرچ ہوئے۔ اور ساٹھ پونڈ کا ایک قرضہ بھی ادا کیا گیا۔ تمام ملازمین کی تنخواہوں کے بقائے ادا کر دیئے گئے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں احمدیہ مشن کے پاس صرف سالٹ پانڈ کا سکول تھا۔ لیکن سنہ ۱۹۳۱ء کے آخر میں جماعت سنا کرائل میں نیا سکول بھی کھولدیا جس میں ساٹھ طالب علم ہیں۔ اور سالٹ پانڈ کے سکول میں طلباء کی تعداد ۱۳۵ ہے۔ جو روز بروز بڑھ رہی ہے۔ دوسرے سکولوں کے طلباء بھی اب ہمارے سکول میں آنے لگ گئے ہیں کیونکہ انسپکٹر صاحب نے ہمارے طلباء کو دوسرے سکولوں کے طلباء کے لئے نمونہ پیش کیا ہے۔ اس وقت سکول مذکور میں آخری جماعت ساتویں ہے۔ کالونی کے احمدی احباب سالٹ پانڈ میں مشن ہاؤس بنانے کی غرض سے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ دو ماہ میں دو صد پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔ اور نصف سے زائد احمدیوں سے یہ چندہ قابل وصول ہے۔

اشانٹی کے احمدی احباب نے کماسی میں احمدیہ سکول کی عمارت بنانے کی غرض سے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس وقت تک جمع شدہ رقم کی میزان ۹۰۔ پونڈ ہے۔ ان ایام میں کل پچاس افراد داخلِ سلسلۂ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ ان سب کے بیعت فارم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ارسال کر دیئے ہیں۔ اب علاقہ تامالی میں سالٹ پانڈ سے تبلیغ کے لئے مبلغ بھجوایا جا رہا ہے۔ ان ایام میں ایک اور ٹریکٹ "اسلام اور افریقہ" پانچہزار کی تعداد میں انگریزی میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا گیا۔

لیگوس۔ نائیجیریا

امام قاسم اجو سے صاحب مشنری انچارج احمدیہ مشن لیگوس اپنے ۵ فروری سنہ ۱۹۳۲ء کے خط میں لکھتے ہیں:۔

ایک قصبہ آجہ میں چالیس خاندہ اشخاص داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ اور اب اس قصبہ میں جلد احمدیت کے پھیلنے کی توقع کی جاتی ہے۔ ماہ رمضان المبارک کے مہینہ میں کام زیادہ زور کے ساتھ ہوا۔ اور لیگوس کی مرکزی مسجد کے پاس ہی بازار میں اسلام و احمدیت پر روزانہ تقریریں ہوتی رہی ہیں۔ عید الفطر بڑی شان وشوکت سے منائی گئی۔ الفا اے ڈینولا ایجیڈے کے سیلخ کو آڈو میں تبلیغ اسلام کی غرض سے بھیجا گیا۔ مئی سنہ ۱۹۳۱ء سے لے کر ۷۔ فروری سنہ ۱۹۳۲ء تک بیعت کرنے والوں کی کل تعداد ۱۰۳۵ ہے۔

تکیفون۔ اچیہ (سماٹرہ)

مولوی محمد صادق صاحب مبلغ اسلام اپنے خط ۲۸۔ فروری سنہ ۱۹۳۲ء میں لکھتے ہیں:۔

تکیفون ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اور یہاں ایک وحشی قوم آباد رہتی ہے جس کا کام ذرا ذرا سی بات پر قتل کر دینا ہے۔ مگر باوجود اس کے خدا کے فضل سے ان میں سلسلہ تبلیغ جاری ہے۔ اور باوجود سخت مخالفت کے پیغام حق پہونچایا جا رہا ہے۔

حیفا۔ فلسطین

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اپنے ۲۹۔ فروری کے خط میں لکھتے ہیں:۔

اس ہفتہ رسالہ "البشارۃ الاسلامیۃ" شائع ہو گیا ہے جس پر ساڑھے ۱۶۔ پونڈ خرچ ہوئے۔ مضامین بہت عمدہ اور مفید ہیں۔ ان ایام میں چھ اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ایک تعلیم یافتہ نوجوان سے ۳۔ گھنٹہ قیامت اور ہستی باریتعالیٰ پر گفتگو ہوئی۔

۲۸۔ فروری احباب جماعت حیفا کا جلسہ ہوا جس میں ۳۔ دوستوں نے لیکچر دیئے۔ آئندہ کے لئے ہفتہ واری اجلاس کا فیصلہ ہوا۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ ۱۔ ۲۔ ۳۔ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء کو ہوگا۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور بوتالوی کے علاوہ دو اور مبلغ بھی انشاء اللہ بھیجے جائیں گے۔ متعلقہ احباب اس جلسہ کی کامیابی کے لئے جد وجہد کریں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

نظارتوں کی سالانہ رپورٹ

صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ یکم مئی سنہ ۱۹۳۰ء لغایت ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء تیار ہے۔ احباب کو جلد منگوا کر اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ قیمت فی کاپی معہ محصولڈاک صرف سوا ذی ۶ر۔ قیمت بہرحال پیشگی بذریعہ ٹکٹ آنی چاہیئے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مسکین نوازی کی ضرورت

ماسٹر احمد حسین صاحب فریدآبادی کے بڑے بھائی قریشی محمد عبد الرحمٰن صاحب مسکین اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار شعری پابندیوں سے آزاد ہو کر وقتاً فوقتاً اشعار میں کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حضور انہیں اشعار سُنانے کا موقعہ عطا فرمایا کرتے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی یہ شرف بخش دیا کرتے ہیں مسکین صاحب نے اپنے ان اشعار کا مجموعہ "گلدستہ مسکین" کے نام سے دو حصوں میں شائع کیا ہے۔ جن کی قیمت صرف دو آنے ہے۔ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے اصحاب یہ حصے خرید کر لطف اندوز ہوں۔ اور مسکین نوازی کر کے ثواب بھی حاصل کریں۔ دوسرے اصحاب بھی بذریعہ ٹکٹ قیمت بھیجکر یہ رسالے حسب ذیل پتہ پر منگائیں۔

محمد عبد الرحمٰن معرفت مہر الدین صاحب دوکاندار محلہ دارالرحمت قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۴ قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۳۲ء جلد ۱۹

مسلمانانِ پنجاب کے لئے پچاس فیصدی ملازمتیں

حکومتِ پنجاب کا جدید اعلان

چیف سکرٹری صاحب کا بیان

پنجاب کونسل کے ۱۷ - مارچ کے اجلاس میں جب ایک ممبر نے بجٹ کی بحث کے دوران میں تخفیف کی ایک تحریک اس غرض سے پیش کی۔ کہ حکومت کو ان اقوام کے حقوق ملازمت کی طرف توجہ دلائے جو مردم شماری میں دیگر اقوام لکھی جاتی ہیں۔ تو چیف سکرٹری حکومت پنجاب مسٹر گاربٹ نے گورنمنٹ کی پالیسی کے متعلق یہ اعلان کیا :-

"ہماری پالیسی یہ ہے۔ کہ اس بات کی کوشش کی جائے۔ کہ نئی بھرتی کے معاملہ میں حتی الوسع پچاس فیصدی ملازمتیں مسلمانوں کو دی جائیں۔ اور پچاس فیصدی غیر مسلموں کو ان میں سے سترہ فیصدی سکھوں کو اور تینتیس فیصدی باقیوں کو"

مسلمانوں کی اشک شوئی

گو یہ اعلان کرتے ہوئے چیف سکرٹری صاحب نے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ

"یہ ایسا قانون نہیں، جس پر بہت سختی سے عمل کیا جاسکے لیکن اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی"

اور اس طرح اس پالیسی کی سپرٹ کو کمزور کر دیا۔ تاہم یہ پہلی بار ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے سرکاری ملازمتوں کے متعلق صاف الفاظ میں پنجاب کی مختلف اقوام کے تناسب کا ذکر کیا۔ اور اس پر عمل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اگرچہ پنجاب کے مسلمانوں کے لئے جن کی آبادی دوسری تمام اقوام کی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ ہے۔ اپنی تعداد کے لحاظ سے ملازمتوں میں یہ تناسب قائم نہیں کیا گیا۔ اور جہاں دوسری اقوام کو ان کی آبادی کے مقابلہ میں زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں وہاں مسلمانوں کو اپنی آبادی سے کم ملازمتیں دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ تاہم اگر فی الحال اس بیان کردہ نسبت کو ہی قائم کر دیا جائے۔ اور اس وقت تک سرکاری ملازمتوں پر قطعاً غیر مسلم افراد کا تقرر نہ کیا جائے۔ جب تک مجوزہ نسبت پوری نہ ہو جائے۔ تو بھی مسلمانوں کی بہت کچھ اشک شوئی ہو سکتی ہے۔

ملازمتوں میں مسلمانوں کی موجودہ حالت

اس وقت مسلمانان پنجاب کی باوجود آبادی میں ۵۷ فیصدی نسبت رکھنے کے سرکاری ملازمتوں میں جو حالت ہے۔ وہ حکومت پنجاب کے اس حال ہی کے اعلان سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جس میں پنجاب کے تمام سرکاری ملازموں کے متعلق اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں اور ان کی فرقہ وارانہ تقسیم بھی واضح کی گئی ہے۔ اس بیان میں بتایا گیا ہے کہ مجموعی حیثیت سے ملازمتوں میں مختلف اقوام کا تناسب یہ ہے :-

مسلمان	۳۱۵۰۸
ہندو	۱۸۵۷۱
سکھ	۵۰۴۴
یورپین اور اینگلو انڈین	۴۴۳
دیگر اقوام	۳۵۸
میزان	۵۵۹۲۴

ان اعداد و شمار کے لحاظ سے بظاہر صورت اگرچہ مسلمانوں کی کسی قدر اکثریت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمان ملازموں میں نہایت ادنےٰ درجہ اور نہایت معمولی تنخواہ کے ملازمین بہت بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ اور حکومت نے خود تسلیم کیا ہے۔ کہ مختلف محکموں کے ملازموں میں مسلمانوں کو نہ صرف اکثریت حاصل نہیں۔ بلکہ وہ قلیل تعداد میں ہیں۔ مسلمانوں کو صرف پولیس اور جیل کے صیغوں میں نمایاں اکثریت حاصل ہے۔ مگر وہ بھی کانسٹبلوں کے درجہ میں۔ یعنی ۱۸۱۳۵ کانسٹبلوں میں سے ۱۳۷۰۴ مسلمان ہیں جیل کے محکمہ میں مسلمانوں کا تناسب ۱۴ء۶۳ فی صدی ہے۔ اس میں بھی زیادہ تعداد ادنےٰ درجہ کے ملازموں کی ہوگی۔ اور ان دونوں محکموں کے اعلےٰ عہدوں پر غیر مسلم قابض ہیں۔

اعلےٰ ملازمتیں اور مسلمان

محکمہ عدالت کے متعلق حکومت کا بیان ہے۔ کہ پراونشل سروس کے ۱۱۷۹ - افسروں میں سے صرف ۳۵ء۸ مسلمان ہیں۔ اور ہائی کورٹ اور اس کی متعلقہ عدالتوں کے کلرکوں اور منشیوں میں مسلمانوں کا تناسب ۱ء۴۰ ہے۔ باقی تمام ملازمتیں غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں۔ منتقلہ محکمے یعنی تعلیم۔ زراعت، صنعت و حرفت، میڈیکل، زراعتی بنک لوکل سلف گورنمنٹ وغیرہ میں مسلمان نہایت قلیل تعداد میں ہیں۔ وزارت تعلیم کے ماتحت جو محکمے ہیں۔ ان میں ہندوؤں اور سکھوں کی مجموعی تعداد ۲۴۶۲ ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں مسلمان صرف ۱۰۱۷ ہیں۔ تعلیم اور میڈیکل کے شعبوں کی اعلیٰ ملازمتوں میں ہندوؤں کا تناسب مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ وزارتِ زراعت کے ماتحت شعبوں میں ہندوؤں اور سکھوں کی مجموعی تعداد ۱۲۳۲ ہے۔ اور مسلمان ۱۱۱۳ ہیں۔

غرض ہر محکمہ میں مسلمان ملازمین کا تناسب غیر مسلم ملازموں کی نسبت بہت کم ہے۔ اور بڑے بڑے عہدے زیادہ تر غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں۔ اگر حکومت پنجاب ان شمار و اعداد کے ساتھ یہ بھی بتا دیتی۔ کہ مختلف اقوام کے ملازموں کی تنخواہوں کی مجموعی رقوم کیا ہیں۔ تو صاف معلوم ہو جاتا۔ کہ مسلمانوں کو غیر مسلموں کے مقابلہ میں باوجود مجموعی تعداد میں زیادہ ہونے کے بہت قلیل رقم ملتی ہے۔ اور صاف معلوم ہو جاتا۔ کہ قریباً تمام محکموں کی اعلےٰ اسامیوں پر مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ غیر مسلم قابض ہیں۔ اور مسلمان باوجود ہر محکمہ کے لحاظ سے اعلیٰ قابلیت رکھنے کے اپنے حقوق اکثریت سے نہیں۔ بلکہ مساوی حقوق سے بھی محروم ہیں۔

مسلمانوں کے لئے مشکلات

حکومتِ پنجاب نے اب مسلمانوں کو ملازمتوں میں پچاس فیصدی حقوق دینے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ قریباً تمام محکموں کی اعلےٰ اسامیوں پر غیر مسلموں کے قابض ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے حصولِ ملازمت کے رستہ میں سخت مشکلات حائل ہیں۔ کیونکہ انہیں ملازمتوں سے محروم رکھنے کے لئے قابو یافتہ لوگ کئی قسم کی چالیں چلتے رہتے ہیں اول تو یہی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کوئی مسلمان ملازمت حاصل ہی نہ کر سکے۔ اور اگر اس میں کامیابی نہ ہو۔ اور کسی نہ کسی طرح کوئی مسلمان کسی دفتر میں داخل ہو جائے۔ تو پھر اسے طرح طرح سے تنگ کیا جاتا۔ اور کام کے ناقابل قرار دے کر اس حالت میں ملازمت سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی اور محکمہ میں بھی داخل نہ ہو سکے۔

حکومت کو کیا کرنا چاہئے

غرض حکومت کے قریباً ہر ایک محکمہ کے اعلےٰ عہدوں پر غیر مسلموں کا قبضہ مسلمانوں کے لئے آتنی بڑی روک ہے۔ کہ جب تک اسے دور نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک حکومت کا کوئی اعلان عملی صورت اختیار نہیں کر سکیگا

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ایک طرف تو حکومت تمام محکموں کے انچارج افسروں کے لئے یہ تاکیدی ہدایت نافذ کردے۔ کہ جب تک ملازمتوں میں مسلمانوں کو ۵۰ فیصدی کی نسبت حاصل نہ ہوجائے۔ اس وقت تک کسی غیر مسلم کو بھرتی نہ کیا جائے۔ اور دوسری طرف اعلیٰ اور ذمہ دار عہدوں پر مسلمانوں کا تقرر عمل میں لائے۔ اور اس میں فوری طور پر اپنی اعلان کردہ نسبت قائم کردے۔

ممکن ہے جیسا کہ پہلے مسلمانوں کی نسبت کو سرکاری ملازمتوں میں بڑھانے کی ہدایات پر ہوشیار اور موقعہ شناس غیر مسلم افسروں نے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ ادنےٰ ملازمتوں پر مسلمانوں کو بھرتی کرکے شمار و اعداد کے رُو سے مسلمانوں کی نسبت کو زیادہ دکھا دیا گیا۔ ایسا ہی اب بھی کیا جائے۔ یعنی دفتروں کے چپڑاسیوں جیل کے وارڈروں اور پولیس کے کانسٹبلوں میں مزید اضافہ کرکے دکھا دیا جائے کہ مسلمان ملازمین کی تعداد میں پہلے کی نسبت بہت زیادتی ہوگئی ہے۔ لیکن یہ طریق جس طرح پہلے مسلمانوں کی بے چینی کو دُور کرنے میں ناکام ہوچکا ہے۔ اسی طرح اب بھی ہوگا۔ اور مسلمان حکومت کے متعلق بھی یہ خیال کرنے پر مجبور ہونگے۔ کہ وُہ طفل تسلیوں سے ان کو مطمئن کرنا چاہتی ہے۔ ورنہ صحیح معنوں میں ان کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ پس جبکہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی آبادی سے کم ہی ان کے لئے نسبت قائم کی گئی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ معقولیت کے ساتھ اعلےٰ درجہ کی ملازمتوں میں بھی اسے قائم کیا جائے۔

بے انصافی کے ازالہ کی ضرورت

اگر حکومت نے اس پالیسی کو عملی شکل دینے کی کوشش کی۔ اور اس کے لئے ضروری اور موثر ذرائع اختیار کئے۔ تو یہ اس بے انصافی کا بڑی حد تک ازالہ کرنے کا موجب ہوسکے گی۔ جو اس وقت تک پنجاب کی سب سے بڑی اکثریت کے ساتھ روا رکھی جارہی ہے۔ لیکن اگر اس بارے میں تساہل سے کام لیا گیا۔ اور غیر مسلم اقلیتیں مسلمانوں کے جو حقوق غصب کئے بیٹھی ہیں۔ وُہ ان سے نہ اگلوائے گئے۔ تو مسلمانوں کی بے چینی میں بہت زیادہ اضافہ ہوجائے گا۔

فرقہ وار تصفیہ کے متعلق وزیر اعظم کا اعلان

دہلی کے ایک سرکاری اعلان میں یہ بیان کرنے کے بعد کہ ملک معظم کی حکومت کو معلوم ہوگیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ نہیں کرسکی۔ اور کمیٹی کی طرف سے ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے بطور صدر درخواست کی ہے کہ ملک معظم کی حکومت گول میز کانفرنس میں وزیر اعظم کے یکم دسمبر کے بیان کے مطابق اس مسئلہ کا تصفیہ کردے۔ وزیر اعظم نے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں اہل ہند کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"میں آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر حکومت کو آپ کے لئے عارضی طور پر دستور اساسی کا وُہ حصہ مہیا کرنا پڑا۔ جو آپ اپنے لئے مہیا کرنے کے ناقابل ہیں۔ تو اس صورت میں اگرچہ ہم اقلیتوں کے لئے نہایت عمدہ تحفظات بہم پہونچانے کا خیال رکھیں گے۔ تاکہ ان میں سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ کسی کو نظر انداز کردیا گیا ہے۔ لیکن اس مسئلہ کے حل کا یہ طریقہ اطمینان بخش نہ ہوگا۔ نیز میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ اس مسئلہ پر باہم متفق نہ ہوسکے۔ تو یہاں پر اس حکومت کی مشکلات میں بے حد اضافہ ہوجائے گا۔ جو ہندوستان کے دستور اساسی کے متعلق ہماری ہم خیال ہوگی۔ اور اس دستور اساسی کے ذریعہ سے آپ کو پھر وُہ درجہ نہ مل سکے گا۔ جو دُوسری اقوام کو حاصل ہے"

آخر میں کہا ہے:۔

"ملک معظم کی حکومت مشکل اور متنازعہ فیہ مسائل پر احتیاط کے ساتھ از سرِ نَو غور کرنے میں مصروف ہے۔ اور حکومت کا پختہ ارادہ ہے۔ کہ اس معاملہ میں کوئی غیر ضروری تاخیر نہ ہو"

اس اعلان سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ فرقہ وار مسائل کے حل اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ واری ملک معظم کی حکومت نے اپنے سر لے لی ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس فیصلہ میں زیادہ تاخیر نہیں کی جائے گی۔ لیکن باوجود اس کے اقلیتوں کی پوزیشن میں اس وقت تک کوئی فرق نہیں پیدا ہوسکتا جب تک تصفیہ کا اعلان نہ کیا جائے۔ جب ملک معظم کی حکومت پر واضح ہوچکا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی میں بھی فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہوسکا۔ اور یہ اطلاع بھی مل چکی ہے۔ کہ فرقہ وار تصفیہ نہ ہوسکنے سے اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہونچنے میں رکاوٹ پیدا ہورہی ہے۔ جس کا اعلان وزیر اعظم نے اپنے دسمبر کے بیان میں کیا تھا۔ تو اب ہر قسم کی تاخیر کو خیرباد کہہ کر فیصلہ کا اعلان کردینا چاہیئے۔

کیا اچھوتوں اور ہندوؤں کا دھرم ایک ہی ہے

آریہ سماج ایسی لچکدار واقعہ ہوئی ہے۔ کہ ہر گرفت پر اپنا بڑے سے بڑا اصل اور سالہا سال کے طرزِ عمل کو پرے پھینک کر نئی راہ اختیار کرلیتی ہے۔ آج کل جب کہ اچھوت اقوام کو محض اپنی تعداد بڑھانے اور ان کے حقوق غصب کرنے کے لئے اپنے بھائی اور ہندو جاتی کے نیچے قرار دیا جارہا ہے۔ ان اقوام کی طرف سے یہ نہایت معقول اور زبردست سوال اٹھایا گیا۔ کہ اگر ہمیں بھی ہندو سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر ہماری شدھی کرنے کا کیا مطلب ہے کیوں ہمیں اپنے اصل مذہب سے ورغلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور پھر جو لوگ لالچ یا تشدد کی وجہ سے ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ ان کے شدھ کرنیکے کیوں اعلان کئے جاتے ہیں۔

اگرچہ پسماندہ اقوام کی شدھی کا ڈھونگ عرصہ سے آریوں نے رچا رکھا ہے۔ اور اسے اپنا مذہبی فرض قرار دیتے چلے آ رہے ہیں لیکن مندرجہ بالا اعتراض چونکہ نہایت وزنی ہے۔ اور اچھوت اقوام کو ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ثابت کررہا ہے۔ اس لئے شدھی کے دلدادہ آریوں نے فوراً یہ اعلان کردیا ہے۔ کہ "دلتوں کی شدھی کا جو ڈھونگ آج کل رچایا جارہا ہے۔ اسے بھی یک لخت بند کردینا چاہیئے۔ وُہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور اس دھرم کو ماننے والے ہیں۔ جس کو ہم مانتے ہیں پھر انکی شدھی کے کیا معنی؟"

"ان کی شدھی کے نام پر نہ کسی بھائی کی کسی اپیل کو سننا چاہیئے۔ اور نہ ہی ان کی شدھی کی جانی چاہیئے" (آریہ ویر ۱۸ - مارچ)

آریوں کو اختیار ہے۔ کہ کل تک جن لوگوں کے سایہ سے ہندو دُور بھاگتے تھے۔ جن کا ہاتھ چھو جانا انہیں گوارا نہیں تھا۔ جن کے ساتھ وہ کتوں اور بلیوں سے بدتر سلوک کرتے تھے۔ اور اب بھی عملی طور پر یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ آج ان کے دھرم کو اپنا دھرم قرار دے لیں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب اچھوت اقوام ہزارہا سال سے اسی ہندوستان میں بستی چلی آرہی تھیں اور شروع دن سے ہندو ان کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کرتے رہے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ آج سے پہلے کبھی ان کے دھرم کو اپنا دھرم نہ سمجھا گیا۔ اور ان کو اپنا بھائی نہ قرار دیا گیا۔ کیا اس کی وجہ سوائے اس کے کوئی اور ہوسکتی ہے۔ کہ اچھوت اقوام خموشی کے ساتھ ہر قسم کے ظلم و ستم برداشت کرتی رہیں لیکن اب جبکہ ان میں بھی غیرت کا احساس پیدا ہوا۔ اور وہ اپنی ذلت محسوس کرکے ہندوؤں کے پنجہ سے نکلنے کے لئے جدوجہد کرنے لگیں۔ تو ہندوؤں کو معلوم ہوا۔ یہ تو اسی دھرم کو ماننے والی ہیں جسے ہم مانتے ہیں اور یہ لوگ تو ہمارے بھائی ہیں۔ آریوں کو صدیوں کے جور و ستم کے بعد یہ انکشاف مبارک ہو لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ اچھوت اقوام خوب اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ یہ محض زبانی جمع خرچ ہے۔ اور محض دفع الوقتی کے لئے ہے۔ اب وہ اس جال میں قطعاً نہیں آسکتیں۔

آریہ مسلمانوں کو اچھوتوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں

اچھوت اقوام کی شدھی سے دست بردار ہوتے ہوئے آریوں نے اپنی توجہ مسلمانوں کی طرف مبذول کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اچھوتوں کی شدھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ شدھی صرف مسلمانوں کی ہونی چاہیئے۔ اور وُہی درحقیقت شدھی کہلاسکتی ہے" (آریہ ویر مذکور)

اس وقت تک جن مسلمان کہلانے والوں کو آریوں نے شدھ کیا۔ اگر ان کی شدھی کا خمیازہ انہیں کافی طور پر حاصل نہیں ہوچکا۔ تو وُہ مزید تجربہ کرکے دیکھ لیں۔ ہمیں اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں۔ یہ سودا آئندہ بھی آریوں کو بتاتا رہیگا۔ کہ اس سے سوائے نقصان کے انہیں کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ البتہ مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ آریہ جو ضرورت کے وقت اچھوتوں کو اپنا بھائی۔ اور اُن کے مذہب کو اپنا دھرم کہہ رہے ہیں حالانکہ ان کے دھرم اور اچھوتوں کے عقائد و اعمال میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وُہ مسلمانوں کو اچھوتوں سے بھی زیادہ ذلیل اور حقیر سمجھتے ہیں۔ اور جب تک کوئی مسلمان شدھ نہ ہوجائے۔ اس وقت تک اچھوتوں کے ساتھ ہندو جو کچھ کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ اس سے بھی بدتر سلوک کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

تمام مخلوق ایک دوسرے کیساتھ وابستہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس قدر طاقتیں دیکر بھیجا ہے۔ کہ ان کا شکریہ ادا کرنا تو بڑی بات ہے۔ اب تک انسان ان کا اندازہ بھی نہیں لگا سکا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ

اللہ تعالیٰ کی صفات

جس رنگ میں اور جہاں بھی دنیا میں ظاہر ہوں۔ وہ درحقیقت

دنیا کے ہر شخص کے ساتھ تعلق

رکھتی۔ اور اس کے فائدہ کا موجب ہوتی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں میل پر ایک چھوٹی سی مکھی یا چیونٹی یا کیڑا خواہ وہ ہوائی ہی کیوں نہ ہو اگر

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت

سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کا فائدہ ایک دوسرے انسان کو جو ہزاروں میل پر اور بظاہر اس سے بالکل بے تعلق ہوتا ہے۔ ضرور پہنچ جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ہمیں کبھی بھی الحمد للہ کہنا نہ سکھایا جاتا۔ امریکہ کی ایک چیونٹی پر خدا تعالیٰ کی جو ربوبیت کی صفت ظاہر ہوتی ہے اس کا اگر میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں تو کیا وجہ ہے کہ میں قادیان میں بیٹھا ہوا الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوں۔ اس صورت میں تو میرے لئے اتنا ہی کہنا کافی تھا۔ کہ الحمد للہ ربی یا الحمد للہ رب آبائی۔ الحمد للہ رب ذریاتی۔ الحمد للہ رب احبابی وغیرہ یا اسی طرح اور دوستوں ہمسایوں اور تعلق رکھنے والے طبقہ کو شامل کر لوں مگر خدا تعالیٰ کا یہ سکھانا۔ کہ الحمد للہ رب العالمین کہو ہر انسان کو بتاتا ہے۔ کہ

دنیا کے کسی گوشہ میں

بھی اگر کسی پر ہماری ربوبیت کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ تو یہ تجھ پر احسان ہے۔ جس کے لئے خدا کی حمد تجھ پر واجب ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی چیز دوسری چیزوں سے بے تعلق اور باقی چیزوں سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ تمام مخلوقات خواہ وہ اس دنیا میں ہے۔ یا اس سے باہر۔ ذی روح ہے یا غیر ذی روح جس پر بھی خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت نازل ہوتی ہے۔ اور ماسوا اللہ کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو اس سے مستثنیٰ ہو۔ اور اس کے بغیر زندہ اور قائم رہ سکے۔ وہ درحقیقت باقی

تمام مخلوق کے لئے

بہتری اور ترقی کے سامان اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہ بظاہر ایک معمولی بات نظر آتی ہے۔ اور

ظاہری نظر سے دیکھنے والا انسان

اول تو اس کی صداقت میں بھی شبہ کرتا ہے لیکن اگر صحیح بھی سمجھے۔ تو خیال کرتا ہے کہ میرا کام اس حد تک ختم ہو جاتا ہے۔ کہ کہدوں الحمد للہ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ

ایک بہت بڑی سچائی ہے

جس کے جاننے سے انسان کی ترقی وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے کیا غرض۔ کہ ہم سے اپنی حمد کرائے۔ اگر ایک حقیر بندہ یہ کہہ بھی دے کہ اللہ تعالیٰ سب تعریفوں کا مالک ہے۔ تو اس سے اس کی کیا شان بڑھ جاتی ہے۔ یقیناً اس میں بھی

ہمارا ہی فائدہ

ہے۔ کہ قرآن کریم کی ابتداء الحمد للہ سے کی گئی۔ وہ فائدہ کیا ہے ایک تو یہ کہ دنیا میں جتنی تباہیاں آتی ہیں۔ ان میں سے ننانوے فیصدی بلکہ باقی ایک کا بھی بیشتر حصہ اس میں شامل ہے۔ وہ ساری

مخفی اسباب سے تعلق

رکھتی ہیں۔ اور ایک نہایت ہی قلیل کسر جو باقی ایک کا اربواں حصہ بھی نہیں۔ ایسا ہے۔ جو ظاہری اسباب سے تعلق رکھتا ہے لیکن انسانی علم چونکہ محدود ہے۔ اس لئے وہ عام طور پر

ظاہری اسباب

پر ہی نظر رکھتا ہے۔ اور باطنی کو بھلا دیتا ہے۔ اور اگر معلوم بھی کرے تو اسے مشرکانہ رنگ میں اختیار کر لیتا ہے۔ ستاروں کی روشنی اور گردش کے اثر جب انسان پر پڑتے ہیں۔ تو انہیں خدائی کا رنگ دے لیتا ہے ان چیزوں کے متعلق اسے نامکمل سا علم حاصل ہے۔ لیکن اس پر بھی وہ انہیں خدا تعالیٰ کا قائم مقام بنا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ

ستاروں کی گردش سے بارش

ہوتی ہے۔ وہ کافر ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے۔ کہ ستاروں میں بارش اتارنے کی طاقت ہے لیکن یہ نہیں جانتا۔ کہ انہیں گردش دینے والی اور ہستی ہے۔ گویا اول تو وہ مخفی اسباب کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ اور اگر کرے بھی تو غلط رستہ پر پڑ جاتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ان پر قابو پانے کی کوشش کرے۔ انہیں اپنا آقا قرار دیکر

توحید میں نقص

لے آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مخفی اثرات کا دنیا کے نتائج میں حصہ بہت زیادہ ہے۔ دنیا کا کوئی فعل اور حرکت ایسی نہیں۔ جو بے فائدہ ہو اور کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو دنیا کی عمارت سے وابستہ نہ ہو بظاہر مشرقی کونہ کی اینٹ کا مغربی کونہ کی اینٹ سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن اگر اسے نکال لو۔ تو آہستہ آہستہ ساری عمارت گر جائیگی۔ ایک عظیم الشان عمارت میں کسی جگہ رخنہ ڈالا جاوے اور پھر اسے بند نہ کریں۔ تو وہ بڑھتے بڑھتے ساری عمارت کو خراب کر دیگا۔ اور جسطرح گوشہ سے نکلی ہوئی ایک اینٹ ساری عمارت کو خراب کر دیتی ہے۔ اسی طرح کوئی مخلوق خواہ وہ کتنی چھوٹی اور غیر اہم کیوں نہ ہو۔ اسکی خرابی ساری دنیا کو خرابی کیطرف لیجاتی ہے اور اگر ہم یہ یقین کر لیں کہ

دنیا کی ساری مخلوق

ایک دوسرے کیساتھ وابستہ ہے۔ تو ہم کسی کے ساتھ کسی قسم کی برائی نہیں کر سکتے۔ جو انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ امریکہ میں رہنے والی ایک مکھی کا بھی فائدہ اسے پہنچیگا۔ تو کیا وہ حسد کر سکتا ہے کہ اس کے ہمسایہ کو فائدہ کیوں پہنچ گیا۔ ایسا کرنا تو گویا

اپنے آپ سے حسد

کرنے کے مترادف ہے۔ کیا کوئی شخص اس بات پر حسد کر سکتا ہے۔ کہ میرا معدہ مقوی غذائیں کیوں ہضم کر لیتا ہے یا میرے دماغ میں اچھے خیالات کیوں آتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ان میں نقص پیدا ہونے سے مجھے نقصان پہنچیگا۔ [illegible] سوا [illegible] مکمل طور پر معلوم [illegible] کرسکے وہ

الحمد للہ کے [illegible]

ہے تصوف والوں کا یہی کام تھا۔ کہ وہ دنیا کو بتانا چاہتے تھے۔ کہ

دنیا کی ہر چیز میں باہم اتحاد

ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وہ عالم صغیر اور عالم کبیر کی بحثوں میں کسی وجہ سے پڑے ہوئے تھے۔ کہ در اصل وہ بتانا چاہتے تھے۔

ہر انسان ایک عالم صغیر ہے۔ اور عالم کبیر میں کوئی تغیر ہو۔ یہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ دنیا کے کسی تغیر سے مستثنیٰ نہیں حتیٰ کہ وہ اپنے

اشد سے اشد دشمن کی تباہی

یا اس کے فائدہ سے بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر یہ نکتہ صحیح ہے۔ اور یقیناً صحیح ہے۔ تو اپنے دشمن کے نقصان پر بھی ہمیں ایک رنگ میں افسوس اور اس کے فائدہ پر ایک رنگ میں خوشی ہونی چاہیئے کیونکہ اگر یہ نہ ہو۔ تو ہم الحمد للہ نہیں کہہ سکتے جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ سارے جہانوں کا رب ہے۔ اور

ساری دنیا پر احسان

۔۔تا ہے۔ جس سے ہم اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن جب اسی دنیا کے بعض اجزاء فرداً فرداً ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اس وقت ہم کہیں خدا نے فلاں پر احسان کر دیا۔ یہ بڑا ظلم ہوا۔ تب تو یوں ۔۔نا چاہیئے۔ کہ الحمد للہ والتاسف علی اللہ۔ یعنی میں اس ۔۔مد بھی کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ افسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ ۔۔تا۔ کہ اس نے میرے فلاں دشمن پر احسان کر دیا۔ لیکن ہم ایسا نہیں ۔۔تے۔ بلکہ الحمد للہ رب العالمین ہی کہتے ہیں۔ جس کے ۔۔نی سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ دنیا میں خدا تعالےٰ نے جس کسی پر بھی احسان کیا۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ احسان در اصل ہمارے اوپر ہی ہے۔ اس نقطہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دیکھو۔ کیا کوئی شخص کسی سے

اندھا دھند مخالفت

کر سکتا ہے۔ اور کسی کا دشمن ہو سکتا ہے۔ اسی نکتہ کو اگر دنیا سمجھتی تو کبھی کسی

نبی کا انکار

نہ کرتی۔

اور بھی بہت سے فوائد ہیں لیکن چونکہ میرے گلے میں اتنی تکلیف ہے۔ کہ گھر سے آتے وقت میں نے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ معذرت کر کے خطبہ ختم کر دوں گا۔ اس لئے میں اس وقت زیادہ بیان نہیں کر سکتا۔ یہ اتنا

وسیع مضمون

ہے۔ کہ اس پر کئی خطبات پڑھے جا سکتے ہیں۔ اور اگر دوست اس ۔۔۔ نکتہ پر غور کریں۔ تو وہ

روحانیت کا اعلیٰ مقام

۔۔ن تصوف پہنچانا چاہتے تھے۔ اس پر پہنچ سکتے ہیں۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

بانیٔ اسلام پر بے بنیاد الزام

جنون کا الزام

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت کیا۔ تو چونکہ آپکی اس وقت تک کی چالیس سالہ زندگی ایسی پاکیزہ و مطہر گذری تھی۔ کہ لوگ آپ کو صادق اور امین کہکر پکارتے۔ اور آپکی نیکی اور طہارت کے قائل تھے اس لئے ان کے لئے یہ تو ممکن نہیں تھا۔ کہ وہ آپ پر جھوٹ بولنے کا الزام لگا سکیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کہتے۔ تو خود ان کے نفوس انہیں ملامت کرتے کہ آجتک تو تم اسے سچا اور راستباز سمجھتے رہے۔ مگر اب کہ اس نے ایک دعویٰ کیا۔ تو تم اسے جھوٹا کہتے ہو۔ اس لئے انہوں نے رسول کریمؐ کے متعلق یہ کہا۔ کہ آپ کو جنون لاحق ہو گیا۔ یہ کہکر بھی انہوں نے وہی مطلب نکالنا چاہا۔ جو کسی بڑے سے بڑے الزام سے حاصل کرنے کی توقع رکھ سکتے۔ یعنی یہ کہ لوگ رسول کریمؐ کی لائی ہوئی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں خدا تعالےٰ اس الزام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وقالوا یاایھا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون (حجر ع۱) لوگوں نے کہا۔ اے وہ شخص جس پر ذکر نازل کیا گیا ہے۔ تو مجنون ہے۔ یہ اعتراض آج بھی عیسائیوں کیطرف سے رسول کریمؐ کی ذات پر کیا جاتا ہے حالانکہ قرآن کریم اسے نہایت عمدگی سے رد کر چکا اور واقعات اسے سراسر غلط قرار دے چکے ہیں۔

خدا تعالےٰ اس اعتراض کے متعلق فرماتا ہے۔ نٓ والقلم وما یسطرون ما انت بنعمة ربک بمجنون وان لک لاجراً غیر ممنون وانک لعلیٰ خلق عظیم۔ (القلم)

پاگل اسے کہا جاتا ہے جو ادنیٰ سے ادنیٰ عقل کے معیار کو بھی کھو دیتا ہے۔ اور جس سے دانائی اور شعور کا مادہ بالکل خارج ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر ہمارے رسول کے متعلق تمہارا اعتراض درست ہے۔ تو تم زیادہ سے زیادہ دانا اور زیادہ سے زیادہ عقل والے انسان کی باتیں اس کے مقابلہ میں لاؤ پھر ہی نہیں۔ بلکہ وما یسطرون پرانے نوشتوں کی باتیں بھی لے آؤ۔ اگر ان کی باتیں قرآن کی تعلیم سے اعلیٰ ثابت ہوں۔ تو تمہارا کہنا درست سمجھ لیا جائیگا۔ ورنہ ایسے انسان کو مجنون کہنے والا خود مجنون ہو گا جس کی پیشکردہ باتیں دنیا کے سب عقلمندوں کی باتوں سے اعلیٰ ثابت ہوں۔

یہ چیلنج آج تک قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور آج بھی ہر اس شخص کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر یہ الزام لگاتا ہے چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ قرآن کے مقابلہ میں اپنی مذہبی اور الہامی کتاب پیش کر کے افضل ثابت کرے۔ ورنہ اپنی نادانی اور جہالت کا اعتراف کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان لک لاجراً غیر ممنون

پاگل وہ ہے۔ تو بڑے بڑے کرتا ہے۔ مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ اس کے کاموں کا اسے کچھ اجر نہیں ملتا۔ اس کے تمام اعمال ضائع چلے جاتے ہیں۔ لیکن اس مدعی نبوت کے اعمال کا اجر تو اسے مل رہا ہے۔ اس پر ہر دن پہلے سے زیادہ کامیابی کا طلوع ہوتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ دنیا پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آئیگا۔ جس میں اس کے فیضان کا سلسلہ جاری نہ ہو۔ کیا مجنون ایسے ہی ہوا کرتے ہیں

پھر فرمایا وانک لعلیٰ خلق عظیم۔ پاگل تو بات بات پر لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ معمولی سی سخت اور خلاف منشاء بات بھی اس کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے لیکن ہمارا یہ نبی تو اخلاق کے بلند ترین مقام پر کھڑا ہے۔ اس بات کا تو ان کو بھی اعتراف ہے۔ کیونکہ ان کا اس نبی کے پاس آنا۔ اور اس کے منہ پر اسے مجنون کہنا بتاتا ہے۔ کہ وہ اصل میں اسے پاگل نہیں سمجھتے۔ پس اس کا خلق عظیم کا مالک ہونا ہی اس اعتراض کا جواب ہے۔ پاگل اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ مگر یہ تو وہ ہے۔ کہ نہ صرف خود اعلیٰ اخلاق کا مالک ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اعلیٰ اخلاق سکھاتا ہے۔ کیا ایسا شخص پاگل ہو سکتا ہے۔

اضغاث احلام کا الزام

جنون کے الزام کے متعلق ایسے مدلل اور معقول جواب سن کر مخالفین سوائے ساکت و صامت ہو جانے کے اور کر ہی کیا سکتے تھے۔ اس لئے اس کو چھوڑ کر انہوں نے رسول کریمؐ کے متعلق یہ کہدیا۔ بل قالوا اضغاث احلام اسے پریشان خوابیں آتی ہیں۔ اور یہ کچھ سے کچھ سمجھ لیتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لقد انزلنا الیکم کتاباً فیہ ذکرکم افلا تعقلون (انبیاء ع۱) اسپر تو ہم نے وہ کتاب اتاری ہے جس میں ماننے والوں کی عزت اور شرف مجد کے سامان ہیں۔ پھر یہ اضغاث احلام کیونکر ہے۔ پراگندہ خوابیں تو دنیا میں کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتیں لیکن اس کی باتیں تو وہ ہیں۔ جو ہمیشہ پوری ہوتی۔ اور عظیم الشان تغیر پیدا کر رہی ہیں۔

ساحر ہونے کا الزام

چونکہ یہ بھی ناقابل انکار صداقت تھی۔ جو روز بروز نمایاں ہو کر اپنا اعتراف کرا رہی تھی۔ اس لئے منکرین نے ایک اور پہلو بدلا۔ اور اپنے ہی اعتراضات کے بالکل خلاف یہ کہدیا۔ کہ آپ جادوگر ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مخالفین کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر جب مخالف کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ یہ سحر ہے۔ فرمایا یہ تو حکمة بالغة ایسی پاکیزہ باتیں ہیں۔ جو دلوں کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ سحر کا اثر تو ظاہر پر ہوتا ہے۔ اور اگر اس سے کچھ تبدیلی واقعہ ہوتی ہے تو ظاہر میں۔ مگر یہ تو وہ تعلیم ہے۔ جس نے لوگوں کے دلوں کو بدل ڈالا۔ ان کے افکار میں تغیر کر دیا۔ ان کے خیالات میں انقلاب پیدا کر دیا۔ پس یہ سحر کیونکر ہو سکتا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

شکریہ احباب

اس سکول کی اہمیت کے متعلق کچھ کہنے سے پیشتر میں احمدی احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پچھلے سال سکول ہذا میں اپنے بچوں کو داخل کرانے کے لئے ان سے جو اپیل کی گئی تھی اسے کئی احباب نے منظور فرمایا۔ اور اپنے جگر گوشوں کو اس سکول میں داخل کرا دیا۔ جو بچے سکول ہذا میں آکر داخل ہوئے انہوں نے قادیان کی مذہبی فضا میں اپنا ایک سال بسر کیا۔ اور اس نور سے حصہ لیا۔ جو اللہ تعالے نے قادیان میں نازل کیا ہے۔ گو خود وہ اس وقت اس کو محسوس نہ کرتے ہوں۔ لیکن وقت پر بوئے ہوئے بیج کی طرح وہ باور آور ہوگا۔ اور ان کو مستفید کرے گا۔

بچوں کو تعلیم کے لئے بھیجنا

یہ امر بالکل درست ہے۔ کہ جو والدین اور سرپرست اپنے عزیزوں کو اس جگہ تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں۔ وہ علاوہ تعلیمی اخراجات کے اپنے بچوں کی جدائی بھی برداشت کرتے ہیں۔ اور جدائی کو صاحب اولاد ہی خوب سمجھتے ہیں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ جب انسان اپنی اولاد کو حصول دین اور حصول تعلیم کی غرض سے اپنے سے جدا کرتا ہے۔ وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اور پھر مقام رسول کی طرف اپنی اولاد کو روانہ کرنا تقویٰ قلب کا نتیجہ ہے۔ اور اجر عظیم کا باعث بنتا ہے۔ اگر ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ حسنہ پر غور کریں۔ تو ہمارے لئے یہ امر اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم کی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بیت اللہ کے پاس آباد کرنے کے لئے کس قدر عظیم الشان قربانی کی کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کو وادی غیر ذی زرع میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت آباد کیا۔ جدائی کی وہ تلخ گھڑیاں جب ماں اور بچہ اپنے سرپرست سے جدا ہوئے ہوں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر کیا کیا اثرات پیدا کرتی ہوں گی۔ اور کس قدر کٹھن ہوں گی مگر ان کے استقلال میں ذرا فرق نہ آیا۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی مرضی پر جذبات قلب کو مسلط نہ ہونے دیا۔ پھر اس ماں کا جگر کس قدر ایمان سے پُر ہوگا۔ جو ایک طرف اپنی بے سروسامانی کو دیکھتی ہوگی۔ اور دوسری طرف اپنے ساتھ اپنے ننھے بچے کو بھی جنگل بیابان میں پاتی ہوگی۔ آخر وہ دن بھی آگیا۔ جب مصائب اور آزمائش کے ایام ختم ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کے دروازے کھل گئے۔ وہی وادی غیر ذی زرع مرجع خلائق بن گئی۔ اور دنیا کی ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال ہوگئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں دو قربانیاں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ ایک بیٹے کی قربانی۔ دوسری بیٹے اور بیوی کو اپنے سے جدا کرنے کی قربانی۔ دونوں خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کی گئیں۔ اور دونوں قربانیوں کو اللہ تعالےٰ نے شرف قبولیت بخشا اور قیامت تک قابل تقلید ٹھہرایا۔

قادیان کی فضیلت

قادیان کو بھی اللہ تعالےٰ نے مقام ابراہیم فرمایا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واتخذوا من مقام ابرٰھیم مصلّٰی۔ نیز حضرت اقدس اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:-

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مثیل ابراہیم ہیں تو آپ کا مقام یقیناً مثیل مقام ابراہیم ہے۔ اور مقام ابراہیم میں اپنی اولاد کو آباد کرنا خواہ یہ اقامت عارضی اور تھوڑی دیر کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ یقیناً اجر عظیم کا موجب ہے۔

آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے شہروں میں یا ہمارے قریب انگریزی سکول موجود ہیں۔ جہاں بہت تھوڑا خرچ کرنے سے ہمارے بچے تعلیم پا سکتے ہیں۔ اور ہماری نظروں کے سامنے بھی رہ سکتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ آپ سستی تعلیم اپنے شہر میں دلا سکتے ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ آپ قرآن و حدیث کی تعلیم بھی انگریزی تعلیم کے پہلو بہ پہلو ایسے سکول میں یا اپنے گھر میں دلا سکتے ہیں۔ اور اگر آپ میں سے بعض بفرض محال ایسا کر بھی سکتے ہوں۔ تو کیا آپ اپنی اولاد کے دلوں میں وہ دینی جذبہ بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ جو قادیان میں رہ کر پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا آپ کو یقین ہے۔ کہ آپ کی اولاد اپنے شہر میں رہ کر احمدیت کی عاشق اور قادیان سے گہرا تعلق قائم رکھ سکے گی۔

طلباء میں اسلامی کیریکٹر پیدا کرنا

ہمیں صوبہ بھر کے بہترین سکولوں سے بہتری کا دعویٰ نہیں۔ گو یہ بات ہمارے ہر وقت مدنظر رہتی ہے۔ مگر ہمیں اس بات کا احساس ضرور ہے۔ کہ ہمیں اپنے طلباء میں اسلامی کیریکٹر پیدا کرنا ہے۔ اور احمدیت کی روح پیدا کرنی ہے۔ جو ہماری زندگی کا اصل مدعا ہے۔

اولڈ بوائز کی کوشش

اس ضمن میں یہ عرض کرنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ جو طلباء یہاں رہ چکے ہیں۔ وہ یہاں کے حسن و قبح سے زیادہ واقف ہو سکتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جن کو قادیان کی رہائش کا موقعہ نہ ملا ہو احباب کو معلوم ہی ہوگا۔ کہ ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن جس کے پریذیڈنٹ ملک غلام فرید صاحب۔ ایم۔ اے ہیں۔ اس سکول کی بہتری کے لئے کس قدر کوشاں ہے۔ ایسوسی ایشن کو یہ فکر ہر دم دامنگیر ہے۔ کہ کسی طرح یہ سکول اب کالج کے درجہ تک ترقی پا جائے۔ کیونکہ جو خصوصیات یہاں کی تعلیم کی ہیں۔ وہ پورے طور پر اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہیں۔ کہ طلباء اپنی ہوش اور سمجھ کا زمانہ بھی ان حالات میں گزاریں۔ ملک صاحب موصوف کی اور دوسرے اولڈ بوائز جن کی تعداد سینکڑوں تک ہے یہ خواہش ہے۔ کہ احمدی والدین اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں۔ تاکہ وہ بچے یہاں سے اسی طرح مستفید ہو سکیں جس طرح کہ ملک صاحب موصوف اور ان کے دیگر احباب کا خیال ہے۔ کہ انہوں نے یہاں سے بے حد فائدہ اٹھایا۔

اپنے بچوں کو قادیان بھیجو

پس میں احباب کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اپنی اولاد کی جدائی اور اخراجات تعلیم کی معمولی زیادتی کا خیال نہ فرمائیں بلکہ ان کے اندر احمدیت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے قادیان میں بھیجیں۔ اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دلائیں۔ کہ یہی غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم الاسلام کے قائم کرنے سے تھی۔ بہتر ہو۔ کہ احباب مجلس مشاورت پر آتے ہوئے اپنے بچوں کو اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ کیونکہ سکول ہذا اپریل کے پہلے ہفتے میں ہی کھل جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اخراجات کے متعلق احباب نوٹ فرمالیں۔ کہ سکول کی فیس کی شرح اب گورنمنٹ کے آرڈر کے ماتحت تمام سکولوں کو ایک جیسی کرنی پڑی ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں بھی وہی شرح فیس ہے جو دیگر سکولوں میں جاری ہے۔ اگرچہ ہم نے محکمہ میں درخواست دی ہوئی ہے۔ کہ ہمارے مخصوص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ محکمہ تعلیم ہمیں کم شرح کی اجازت دیدے۔ اس کے علاوہ خرچ خوراک علم طور پر للہ درجہ سوم میں اور پانچ اور چھ روپے کے درمیان درجہ دوم میں ہوتا ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کی فیس بارہ آنے ماہوار ہے۔

خاکسار
محمد دین ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی تبلیغی رپورٹ

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء

ماہ فروری میں جو تبلیغی کام ہندوستان میں بذریعہ مبلغین سلسلہ احمدیہ ہوا اس کا مختصر ذکر احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔

صوبہ پنجاب

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ ان ایام میں لاہور۔ اور امرتسر تنظیم کرتے رہے۔ مجوکہ کے جلسہ میں شریک ہوئے صداقت مسیح موعود اور اتحاد عمل وغیرہ پر ۱۰ تقریریں کیں۔ ۴۰ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

علاقہ گوجرانوالہ۔ مولوی صالح محمد صاحب نے ۱۱ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور مختلف امور پر ۱۱ تقریریں کیں مولوی عبد الغنی صاحب اہلحدیث کانپوری سے مباحثہ کیا۔ موضع تجھیرے کے احمدی اصحاب کو الوصیت ختم کرائی۔ کشتی نوح کا درس جاری ہے آج کل مخالفت تیز ہو رہی ہے احمدیوں کے بائیکاٹ کی تجویزیں کی جا رہی ہیں۔ ان ایام میں ۱۵ افراد نئے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اس وقت تک ۵ گاؤں میں احمدی ہو چکے ہیں۔

مولوی عبد العزیز صاحب و صوفی نبی بخش صاحب بھی تبلیغ سلسلہ کر رہے ہیں۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جاگووال میں جا کر عید الفطر کی نماز پڑھائی تھی۔ ۵۰ اصحاب موجود تھے۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ۱۱۵۰ افراد کے مجمع میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ۳ گھنٹہ تقریر کی۔

علاقہ منٹگمری۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے جھنگ گھیانہ اٹھارہ ہزاری۔ مجوکہ کا تبلیغی دورہ کیا ضرورت امام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ قرآن مجید کی خصوصیات وغیرہ پر ۸ لیکچر دئے۔ مجوکہ میں شاندار مناظرہ کیا۔ ۵۰ غیر احمدی اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی ۵۲۔ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ علاوہ اس کے مظلومان کشمیر کے لئے ہمدردی پیدا کرنے میں معروف رہے ہیں۔

علاقہ ملتان۔ مولوی عبد الاحد صاحب نے ان ایام میں ضلع ملتان کی تبلیغی تنظیم کی۔ اور تحصیلوں میں دورہ کر کے جملہ احمدی احباب کو انصار اللہ میں شامل کیا۔ ۱۳ لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت وفات مسیح۔ ختم نبوت اور موجودہ سیاسی حالات پر دئے ۲۵۰ غیر احمدی اصحاب کو پرائیویٹ طور پر ملاقات کر کے تبلیغ کی جن میں ہیڈ ماسٹر صاحبان۔ ایک کالج کے پرنسپل اور بعض سول اور فوجی افسران بھی شامل تھے۔ دو مناظروں میں شریک ہوئے ایک میں دوسرا مجوکہ ضلع سرگودہا میں ۲ معزز افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے ان میں سے ایک ملتان شہر کے ایک مشہور مولوی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ اور ایک علیانی تھے جو ایک معزز خاندان کے مسلمان تھے۔ تبلیغی کاموں میں ضلع ہذا کی تمام جماعتوں نے مخلصانہ تعاون کیا۔ جماعت ملتان شہر حسن پور۔ علی پور دیوا سنگھ اور ہیڈ ورکس خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ مولوی صاحب مظلومان کشمیر کے لئے چندہ بھی وصول کرتے رہے۔

علاقہ راولپنڈی:۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے جہلم کالا۔ احمدی پور۔ رہتاس۔ دریا خان رہل۔ میانوالی۔ کندیاں بھکر۔ ۹ مقامات کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا۔ عید کی حقیقت۔ صداقت اسلام مسلمانوں کی بہبودی۔ تربیت جماعت پر ۷ لیکچر دئے۔ ۷۶ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ موضع بہل میں شیعہ اصحاب سے دو مناظرے کئے۔ ۱۰ انصار اللہ بنائے۔ جماعت کندیاں کی تنظیم کی۔ کشتی نوح کا درس جاری کرایا۔ علاوہ اس کے چندوں کی وصولی اور مظلومان کشمیر کے لئے ہمدردی پیدا کرنے میں معروف رہے۔

علاقہ سیالکوٹ۔ گیانی واحد حسین صاحب نے ضلع شیخوپورہ کے متعدد مقامات کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا۔ سارے ضلع کی تنظیم کی۔ چک ۔ ڈیرہ کے جلسہ میں شریک ہوئے۔

علاقہ انبالہ۔ مولوی محمد حسین صاحب نے کولڈ۔ باڑیوال رائیکوٹ۔ ملاں پور۔ ٹانڈا۔ جگی۔ ماچھیواڑہ۔ لدھیانہ۔ جگراؤں حیات پور ہمبوال۔ ڈولہ۔ ۱۵ مقامات کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود رسومات قبیحہ۔ ہندو دھرم و اسلام اور تربیت وغیرہ پر ۷ لیکچر دئے۔ کاٹھگڑھ میں وفات مسیح پر ایک کامیاب مناظرہ کیا۔ ۸۰ غیر احمدی معززین اور ہندوؤں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ سلسلہ کی ۱۲ اشخاص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے ضلع لدھیانہ کی تبلیغی تنظیم کی۔ ۲ جماعتوں میں درس جاری کرایا

علاقہ دہلی۔ مولوی عبد الرحمن صاحب انور ایک دن سونی پت۔ دو دن رہتک باقی کل ایام دہلی میں مقیم رہے۔ پہاڑ گنج میں تبلیغی کام جاری ہے۔ ۲۶ انصار اللہ بنائے۔ ۶۲ غیر احمدی اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ سلسلہ کی۔ تبلیغ احمدیت کا طریقہ۔ انبیاء کی مخالفت کی وجہ۔ تربیت اور تبلیغ پر پُر زور ۵ لیکچر دئے۔ علاوہ اس کے مسلمانان کشمیر کی ہمدردی کے کام میں معروف رہے۔

متفرق۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ کچھ عرصہ رخصت پر رہے۔ جاگووال بھینی لیسوال۔ بھینی میلواں۔ خالصہ۔ مچھرز حافظ آباد۔ پیرکوٹ۔ پریم کوٹ۔ گوجرانوالہ۔ ۹ مقامات و دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ صداقت مسیح موعود۔ ختم نبوت۔ بشارت احمد رسول۔ مسئلہ کفر و اسلام وغیرہ پر ۱۵ لیکچر دئے۔ بٹالہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے مباحثہ کیا۔ ۵۰ غیر احمدی اصحاب سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ سلسلہ کی۔ دو شخص سلسلہ میں داخل ہوئے۔

صوبہ سندھ

صوبہ ڈیرہ۔ مولوی محمد مبارک صاحب نے ماہ فروری میں ضلع نواب شاہ۔ ریاست خیر پور سندھ کے پندرہ گاؤں کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۶ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ کشمیر کے مظلوموں کے لئے چندہ اور دعا کی تحریک کرتے رہے۔ ۱۲۔ آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ایک گدی نشین پیر صاحب موضع بکری سے ملاقات کی اور انہیں اچھی طرح تبلیغ سلسلہ کی جماعتہائے احمدیہ کمال ڈیرہ ماہی بھان۔ میسر۔ ٹانوری۔ ہنگسی۔ صوبہ ڈیرہ کو تبلیغی ہدایات دی گئیں۔ تعلیم و تربیت کی کوشش کی چندوں کی وصولی کے لئے کوشش کرتے رہے۔

حیدر آباد سندھ:۔ مولوی میر مرید احمد صاحب نے ان ایام میں ۱۰ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ختم نبوت وفات مسیح صداقت مسیح موعود جماعت کی تربیت و اصلاح پر ۱۳ لیکچر دئے۔ چک ۱۵۱ میں وفات مسیح پر ایک مناظرہ کیا۔ جس کا سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ ۲۹۰ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ سلسلہ کی۔ حیدر آباد میں حقیقۃ الوحی کا درس اور میرپور ماتھیلو میں کشتی نوح کا درس جاری کرایا۔ عزیزم محمد احمد خلف ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سید اقبال شاہ صاحب۔ محمد حسین و منظور حسین صاحبان سٹوڈنٹس اور حکیم بدر الدین صاحب آنریری مبلغ حیدر آباد سندھ میں سرگرمی سے تبلیغ سلسلہ کے کام میں معروف ہیں۔ شہر میں احمدیت کے متعلق جگہ جگہ چرچا ہو رہا ہے۔

صوبہ سرحد

ٹوپی:۔ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب۔ نوشہرہ۔ اسمٰعیلہ چارسدہ۔ ترنگ زئی۔ پشاور۔ ترناب۔ تہکال بالا۔ صوابی۔ گنداف علاقہ غیر۔ کلابٹ۔ مردان۔ ۱۱ مقامات کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا احمدی جماعتوں کو اپنی اصلاح اور تربیت پر نیز آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے اور تبلیغ پر زور دینے کے لئے تاکید کی۔

۱۸۵ ملاقاتیں کر کے علاوہ سلسلہ کی تبلیغ کے سیاسی رہنمائی کی۔ یعنی سرخ پوشوں کو ان کے غلط رویہ سے منع کیا۔ ان ایام میں ۸ دفعہ بھائیوں کو دعوۃ دی۔ ۴ بھائیوں کی آپس میں مصالحت کرائی۔ ۸ مریضوں کو دوا دی ۲۸ تقریریں کیں۔ ۶ تبلیغی خطوط لکھے۔ کئی کتب غیر احمدی اصحاب کو مطالعہ کے لئے دیں۔

مردان میں ۲ دفعہ انصار اللہ کا جلسہ کرایا اور تحصیل مردان کی تبلیغی تنظیم کی علاوہ اس کے مظلومین کشمیر کی ہمدردی میں جد و جہد کرتے رہے

مولوی چراغ دین صاحب نے ۱۵ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اور ۲۰ تبلیغی خطوط لکھے۔

صوبہ بنگال

مولوی ظل الرحمن صاحب نے برہمن بڑیہ۔ کس لٹ۔ باسور دیو۔ کرورہ۔ دیوگرام۔ کوکرباری۔ کرم پور۔ سکاپٹ گھاٹورہ۔ ناٹائی۔ سرائیل۔ تالڑوا۔ بہادر گور ۱۳ مقامات کا تبلیغی و تربیتی اور خصوصی چندہ کے لئے دورہ کیا۔ مقامی انجمنوں کے حساب دیکھے۔ اور بجٹ پورا کرانے کے لئے جدوجہد کی۔ قربانی کی حقیقت۔ احمدیت کیا ہے۔ بیعت کی اغراض وغیرہ پر ۱۱ پبلک لیکچر دئے۔ ۱۵ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ مولوی ظہور حسین صاحب کلکتہ میں مقیم ہیں۔ ۳ مقامات پر روزانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں۔ ۴۵ غیر احمدی معززین کو تبلیغ کی۔ مظلومین کشمیر کی مالی امداد کے لئے چندہ وصول کرتے رہے۔ ۷ فروری تک انہوں نے ۴۰۰ سو روپیہ جمع کیا۔ اس بارہ میں امیر جماعت احمدیہ۔ خان بہادر صاحب۔ حاجی حکم الدین صاحب۔ اور میاں دولت محمد صاحب کی سعی قابل شکریہ ہے۔

صوبہ یوپی

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ۱۰ دن رخصت پر رہے۔ شاہ جہان پور۔ کلنک۔ محی الدین پور۔ رسول پور۔ سیسری لون سرلو۔ گوہانی پور۔ ۷ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ صداقت احمدیت۔ احسانات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے وغیرہ موضوعات پر ۱۲ لیکچر دئے۔ ۳۴ غیر احمدی اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ان ایام میں ۷ افراد داخل احمدیت ہوئے۔

مولوی عبدالحی صاحب۔ اور مولوی افضال احمد صاحب۔ سانڈھن میں مقیم رہے۔ مشن سکول کا کام سرانجام دیتے رہے۔ مریضوں کو دوائیاں دیں۔ اور تبلیغ کی۔ حضرت مسیح موعود کے فتاویٰ پردہ کے فوائد۔ اسلام کی خوبیاں گائے کی قربانی کا فلسفہ وغیرہ پر ۲ تقریریں کیں۔ ۱۵ تبلیغی ملاقاتیں کیں۔ مدرسہ کے لڑکوں میں ہر روز ظہر کے بعد قرآن شریف کا درس دیا جاتا ہے۔ سانڈھن میں عید الفطر بڑی شان سے منائی گئی چنانچہ نماز عید میں ۵۰۰ کے قریب ملکانے شریک ہوئے علاوہ بریں مختلف دیہات سے کئی ہندو بھی آئے۔ جو دیکھتے رہے اور خطبہ سنتے رہے۔

مولوی جلال الدین صاحب مین پوری میں فرداً فرداً تبلیغ اسلام کر رہے ہیں ۱۰ کس داخل اسلام ہوئے۔

حیدرآباد دکن

مبلغ علاقہ حیدرآباد نے حیدرآباد دکن۔ سکندرآباد۔ گولکنڈہ اور دہلی کا سفر کیا ۵ مختلف موضوعات پر شاندار لیکچر دئے۔ گولکنڈہ کے معززین نے خود دعوۃ دے کر بلایا۔ اور لیکچر کرایا۔ ۳۰ ملاقاتیں کیں جن میں تبلیغ سلسلہ کی۔

تبلیغ اچھوت اقوام

مولوی خلیل الرحمن صاحب قادیان میں اچھوت اقوام کے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ اس وقت طلباء مدرسہ کی تعداد ۲۳ ہے شیخ حمید اللہ صاحب نومسلم بھی مدرسہ ہذا کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ ڈلہ۔ ٹھیکری والہ۔ خاں فتح۔ کاہلواں۔ دھرم کوٹ وغیرہ گاؤں میں دورہ کرتے رہے۔ ۸ سکھ صاحبان کو بذریعہ ملاقات تبلیغ اسلام کی۔

آنریری مبلغین

بدرالدین صاحب آج کل حیدرآباد سندھ میں خاص جدوجہد اور سرگرمی سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے بھی تبلیغ سلسلہ کے متعلق خاص جوش رکھتے ہیں۔ ملک صاحب موصوف چک دھڑ۔ اور آنبہ کے جلسوں میں شریک ہوئے۔ علاوہ اس کے لاہور میں بھی کام کر رہے ہیں ملک صاحب ایم اے کا امتحان دینے والے ہیں احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

ملک مبارک احمد صاحب لاہور میں تبلیغ سلسلہ کر رہے ہیں انجمن محبان اسلام کی طرف سے دو تبلیغی اشتہار تقسیم کئے گئے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جموں و کشمیر کے حالات

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مالی امداد

مولوی عبدالحکیم صاحب جو معویانہ تقریر کے الزام میں مقید ہیں۔ چوہدری عزیز احمد صاحب نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو پیغام بھیجا کہ چند قیدی جو احرار کی تحریک میں جیل میں آئے تھے۔ ان کی بدتر حالت ہے کسی کے پاس قمیص نہیں۔ کسی کے پاس پاجامہ نہیں کسی کے پاس جوتا نہیں۔ اس پر چوہدری صاحب نے ہر ایک کے لئے کپڑوں وغیرہ کا بندوبست کر دیا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ان مظلوموں کے لئے جو ڈوگرہ فوج کے مظالم سے تنگ آکر میرپور میں پناہ گزین ہو رہے تھے۔ دو لنگر ایک میرپور میں اور ایک اکال گڑھ میں جاری کر رکھے ہیں۔

کیا مسٹر لاتھر بھی مستعفی ہونیوالے ہیں

جموں شہر میں یہ افواہ گشت کر رہی ہے۔ کہ مرزا سر ظفر علی سابق ہوم منسٹر کی طرح عنقریب مسٹر لاتھر بھی مستعفی ہونے والے ہیں۔ اور ان کے جانشین کرنل سدرلینڈ ہونگے۔ جنہوں نے سری نگر کے فسادات کے دوران میں مظلوم مسلمانوں کے ساتھ نہایت غیر منصفانہ سلوک روا رکھا تھا۔ جموں کے مسلمانوں میں بے حد اضطراب پھیل رہا ہے۔ (نامہ نگار)

چوہدری محمد رمضان کا استعفیٰ

چوہدری محمد رمضان ساکن جوڑیاں تحصیل اکھنور دیہاتی نمائندہ گول میز کانفرنس صوبہ جموں نے اپنا استعفیٰ مسٹر گلینسی صدر کانفرنس کے روبرو پیش کرتے ہوئے صاف الفاظ میں کہدیا۔ کہ میں علم سے بے بہرہ ہوں۔ اور گول میز کانفرنس میں تعلیم یافتہ لوگوں کا کام ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کی مرضی کے مطابق ایسے نمائندے گول میز کانفرنس میں شریک کرے۔ جو ماہر سیاست ہوں۔ اور جو مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کر سکیں۔ (نامہ نگار)

کشمیر خالصہ ہند والنٹری

کشمیر خالصہ ہند والنٹری کی بھرتی کے اعلان سے مسلمانان ریاست میں بے حد اضطراب پھیل گیا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ریاست کشمیر کے خزانے مسلمانوں کی کمائی سے بھرتے ہیں کشمیری مسلمان اور دیگر جفاکش اقوام کے لکھوکھا مرد و زن پنجاب اور دیگر برطانی ہند کے مختلف حصوں میں محنت مزدوری خوج اور پولیس میں یا کارخانجات کی ملازمت کرتے ہیں۔ جو کچھ کماتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں۔ اور حکومت کا خزانہ بھی بھرتے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ان خون پسینہ ایک کرنے والوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرکے ان پر پنجاب کے سکھ اور کانگڑہ کے ڈوگرے مسلط کر دیئے جائیں۔ مسلمانان ریاست مسٹر کالون صدر اعظم سے متوقع ہیں۔ کہ نئی والنٹیر بلیک کی بھرتی کے احکام منسوخ فرما کر اور اگر پلٹن کی بھرتی ناگزیر ہے۔ تو ریاستی ہندو مسلمانوں کو بھرتی کرنے کا اعلان جاری کرکے مسلمانوں کی بے چینی کا سدباب کریں۔ (نامہ نگار)

مسلمانوں کا وفد مسٹر کالون کی خدمت میں

مسٹر جارڈین افسر تحقیقات مقرر ہونگے

مسلمانان پونچھ اور میرپور کا ایک وفد مولانا محمد یوسف صاحب حاجی دیا بالا چوہدری علیم الدین۔ محمد اکبر (میرپور) راجہ فتح محمد خان سردار نواز علی خان پر مشتمل مسٹر کالون وزیر اعظم کی خدمت میں ہندو حکام اور ڈوگرہ فوجوں کے مظالم کی داستان بیان کرنیکے لئے حاضر ہوا۔ وزیر موصوف نے از راہ نوازش مسٹر جارڈین کو بطور افسر تحقیقات بھیجنے کا وعدہ کیا۔ امید ہے کہ عنقریب مسٹر جارڈین دورہ پر روانہ ہو جائینگے۔ (نامہ نگار)

شائقین تبلیغ کو مژدہ کتاب "رہنمائے تبلیغ" چھپ گئی!

ناظرین الفضل حضرت بخاری صاحب کے جدت افروز اور بلند پایہ مضامین سے لطف اندوز ہو چکے ہیں۔ آپ بزرگ احمدیت کے حلقہ بگوش نہیں ہوئے پہلے آپ سلسلہ احمدیہ کے سخت معاندین میں سے تھے۔ اور سخت زہر آگین مضامین مخالف اخبارات میں لکھا کرتے تھے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف حسد و تعصب کا چولہ ہی اتار کر پھینک چکے ہیں۔ بلکہ اتنے قریب آگئے ہیں۔ کہ اب آپکے زبردست تبلیغی مضامین تائید سلسلہ میں شائع ہو رہے ہیں۔ آپ سالانہ جلسہ پر تشریف لے گئے تھے۔ اب انشاء اللہ جلسہ مشاورت پر بھی آئیں گے۔ آپ پر سلسلہ کی صداقت نصف النہار کی طرح روشن ہو چکی ہے۔ آپنے اس کتاب کو بتمام و کمال سن کر اس کے لئے ایک زبردست بصیرت افروز دیباچہ زیب قلم فرمایا۔ جس میں سے چند فقرات درج ذیل ہیں۔ " اس وقت میرے سامنے ۹ ابواب اور لوانے چار صد صفحات پر مشتمل کتاب سوال و جواب کی صورت میں درپیش ہے۔ اسمیں نہایت مستند کتابوں سے اپنے خیالات کی تائید میں مضامین اور دلائل کو اکٹھا کیا ہے۔ جو نہایت ہی موزون اختصار کے ساتھ جملہ لٹریچر احمدیہ کے دلائل کا لب لباب نچوڑ ہے۔ علاوہ ازیں غیر احمدیوں اور پیغامیوں کے اختلافی مسائل پر ہر ایک پہلو سے نہایت محققانہ مکمل اور مبسوط اور سیر کن بحث کی گئی ہے۔ مولف کا بیان ہے۔ کہ بعض اہم سوالات کے جوابات اکثر وہی ہیں۔ جو سلسلہ کے بڑے بڑے نقاد فن اور علماء کی طرف سے جلسوں اور مناظروں میں بیان کئے گئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اکثر دلائل بڑے زبردست اور نہایت وزن دار اور مسکت خصم اور اعلیٰ دماغوں کی کاوش کا نتیجہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور نہایت ہی بلند پایہ مضامین سے مربوط و ملفوظ و متعلق ہیں۔ اور ہر اختلافی مسائل پر دلائل اس کثرت سے درج کئے گئے ہیں کہ دیکھنے والے کو ایک بحر ذخار موجیں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہر ایک باب کے مضامین میں ایسا ربط و تسلسل پیدا کر دیا ہے۔ کہ سارا مضمون ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ درحالیکہ مذہبی مضامین عام طور پر دلچسپی سے عاری ہوتے ہیں۔ مولف رہنمائے تبلیغ نے زیادہ تر مخالف کے گھر کی اور اس کی مسلمہ شہادتوں کو لیکر معقول و نقل کی صداقتوں میں تطبیق دیکر پیش کرنے میں خصم کے فرار و انکار کی سب راہوں کو مسدود کر دیا ہے۔ یہ کتاب ان حقائق و معارف اور دلائل میں ایک مکمل مقالہ ہے جو خصم کے لئے جائے ماندن نہ پائے رفتن مصداق گردان لیتی ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس کتاب میں وہ تمام باتیں خصوصیت سے درج کی گئی ہیں جن کی روشنی میں تعصب کی پٹی کو اتار کر پھینک دینا پڑتا ہے میرا دعویٰ ہے۔ کہ یہ کتاب انشاء اللہ ایک بحیر العقول قبولیت حاصل کریگی۔ میں اپنے خویش و اقارب اور زمرہ احباب و اغیار کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ عرض کروں گا۔ کہ وہ ضرور اس کتاب کی ورق گردانی کریں میں اس وقت تک ان مجوزہ صداقتوں کے قبول کرنے میں توقف کروں گا جب تک اس کے خلاف مخالف کے دلائل نہ سن لوں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہو جائیگا۔ کہ اس میگزین کے اندر کیا کچھ سامان حرب و مواد بھرا پڑا ہے"۔

کتاب لکھی جانے کے بعد حسب الحکم جناب ناظر صاحب تالیف و تصنیف قادیان جناب قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نائب مہتمم تبلیغ ضلع لائلپور نے مطالعہ فرمائی۔ اور اس کے متعلق اپنی قیمتی رائے بطور تقریظ حسب ذیل الفاظ میں ذیب رقم فرمائی۔ فرمایا " میں نے حسب الحکم جناب ناظر صاحب صیغہ تالیف و تصنیف قادیان رہنمائے تبلیغ مؤلفہ سید طفیل محمد شاہ صاحب کا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا اس میں کوئی بات سلسلہ احمدیہ کے مفاد کے خلاف تو درج نہیں۔ بغور و دلچسپی مطالعہ کیا۔ میرے نزدیک یہ کتاب اپنی خصوصیات کے لحاظ سے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک مفید اضافہ ہے۔ کتاب چونکہ سوال و جواب کیصورت میں نہایت سادہ و آسان اور موثر پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ اس لئے مجھے کامل امید ہے۔ کہ انشاء اللہ یہ بہت سی سعید روحوں کو صداقت کی طرف جذب کرنے کا باعث ہو گی۔ مجھے یہ معلوم کرکے نہایت خوشی ہوئی۔ کہ کتاب ہذا نے منصہ شہود پہ جلوہ گر ہونے سے پہلے ہی اپنا پھل لانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ اپنے شائع ہونے سے پہلے ہی دو سعید روحوں کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے۔ اور ان کے خیالات میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر چکی ہے۔ ان سعید روحوں میں سے ایک کا اسم گرامی سید تاج حسین صاحب بخاری بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ہیڈ ماسٹر سالار والہ ہیں۔ آپ نے کتاب ہذا کے بتمام و کمال سننے کے بعد ایک بارہ صفحہ کا دیباچہ اس کتاب کے لئے زیب قلم فرمایا ہے۔ اس دیباچہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے مخالفانہ خیالات میں نہایت متشدد تھے۔ مگر اس کتاب کے سننے سے ان کے خیالات میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ان پر نصف النہار کیطرح روشن ہو چکی ہے۔ اسی کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ تائید سلسلہ میں اب ان کے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ دوسرے بزرگ کا اسم گرامی صوفی خورشید احمد صاحب ہے۔ جو فارسی زبان کے فاضل ہیں اور تاریخ آصفیہ منظوم بزبان فارسی لکھ رہے ہیں۔ آپ کو اس کتاب کی کتابت کا موقعہ میسر آیا۔ اور آپ نے بھی کتاب پر ایک تقریظ رقم فرمائی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ سلسلہ کے شدید معاند تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی نظموں کے ذریعہ توہین کیا کرتے تھے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کی زندگی میں بھی ایک عظیم الشان تغیر رونما ہو گیا ہے۔ اور اب جیسا کہ آپ کے ریویو اور فارسی نظم سے معلوم ہوتا ہے۔ صداقت مسیح موعود کے قائل نظر آتے ہیں۔ فاضل مولف نے جہاں تک میرا خیال ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں بہت محنت اور عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ اور کتاب کے دلچسپ بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ یہ کتاب سلسلہ احمدیہ کی بہت سی کتابوں کا نچوڑ معلوم ہوتی ہے۔ بعض بعض مسائل کے متعلق اس قدر حوالہ جات اکٹھے کئے گئے ہیں۔ کہ اسے ان مسائل کی انسائیکلوپیڈیا قرار دینا مبالغہ نہ ہو گا۔

بعض خصوصیات۔ پہلے باب میں مجددین سالقین کی کئی ایک تحریروں سے دکھایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے حسب فرمان نبوی عین صدی کے سر پر مجددیت کا دعویٰ کیا۔ یہ باب نہایت دلچسپ اور پر از معلومات ہے۔ ایک باب میں مخالفین سلسلہ احمدیہ کی اپنی بہت سی تحریروں سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی ناگفتہ بہ حالت کا ایسا نقشہ پیش کیا ہے۔ جسے پڑھ کر بے اختیار مسلمانوں کی حالت پر رونا آتا ہے۔ اور صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں مجدد اعظم حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود کا ظہور چاہیئے تھا۔ اس ضمن میں ایران عرب و ترکی وغیرہ ممالک اسلامیہ کی اسلام سے عملاً برگشتگی خود مخالفین سلسلہ کی تحریروں سے اظہر من الشمس کر دکھایا ہے اور مخالفین کو بڑے زور سے چیلنج کیا ہے۔ کہ اگر وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اس صدی کے مجدد تسلیم نہیں کرتے۔ تو کسی دوسرے شخص کو جو اس صدی کا مجدد ہو۔ پبلک میں پیش کرکے انعام حاصل کریں۔ مسئلہ وفات و حیات مسیح پر ایک مدلل اور سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح ناصری کی تمام حیثیات کو لیکر قرآن کریم سے انکی وفات کو موثر پیرایہ میں ثابت کیا گیا ہے۔ مسئلہ ختم نبوت پر بھی دل آویز انداز طریقہ سے بحث کی گئی ہے۔ اور پڑھنے والا اگر حق کا طالب ہو تو اس کی حقیقت سمجھنے میں انشاء اللہ اسے کوئی دقت نہ ہو گی۔ غیر مبائعین و مبائعین کے اختلافی مسائل پر بھی خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس ضمن میں مسئلہ نبوت اور خلافت کے متعلق حوالہ جات کا ایک کافی ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے کارنامے پیش کرکے حضور کے ایثار اور بے لوث اور مایہ ناز خدمات اسلام کا ثبوت دیا گیا ہے۔ جہاں فاضل مولف نے حضرت مسیح موعود کی تبشیری اور انذاری پیشگوئیوں پر بحث کی ہے۔ وہاں سابقہ انبیاء کی اسی قسم کی پیشگوئیاں مقابلہ میں

پیش کر کے مضمون کو نہایت دلچسپ بنا دیا ہے۔ سب سے بڑی خوبی میرے نزدیک اس کتاب میں یہ ہے کہ اسمیں بعض جگہ یہ کوشش کیگئی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی مدلل تحریروں سے مختلف فیہ مسائل پر روشنی ڈالی جائے اور خود استدلال پر زیادہ زور نہ دیا جائے۔ اور اس طرح کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے آجانے سے کتاب بیحد دلچسپ اور جاذب توجہ ہو گئی ہے۔ کتاب نہایت متانت اور سنجیدگی سے لکھی گئی ہے۔ میں نے اپنا ریویو نہایت دیانتدارانہ لکھا ہے اور مبالغہ سے بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بہرحال یہ کتاب تبلیغ کے لئے ایک نہایت مفید اور کارآمد حربہ ہے اور احمدی جماعت سے میں پر زور سفارش کرونگا۔ کہ مؤلف کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ضرور اس کتاب کو خریدیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیں انشاء اللہ یہ کتاب تبلیغ کے رستے میں نہایت مفید اور بابرکت ثابت ہوگی۔ اس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب ناظر تالیف و تصنیف قادیان نے اپنی $\frac{12}{31}$ ۱۲ کی چٹھی میں جس میں آپ نے اس کتاب کی طباعت کی اجازت عطا فرمائی اس میں لکھا کہ "بخاری صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب کے ریمارکس بھی پڑھ لئے ہیں آپ نے بہت محنت سے کتاب تیار فرمائی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے اور طالبان حق کے لئے یہ کتاب رہنمائی کا موجب ہو آمین۔ آپ کو کتاب مذکور چھپوانے کی اجازت دیجاتی ہے چھپوا کر ایک کاپی مرکزی لائبریری قادیان کیلئے ازراہ مہربانی ارسال فرمائیں" سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مستجاب الدعوات بزرگ ملہم من اللہ کو اس کتاب کے متعلق مبشر الہام ہوا اور آپ نے اپنے $\frac{9}{31}$ ۳ کے مکتوب میں مجھے لکھا کہ "آپ اپنی کتاب کا نام زجاجہ رکھیں اور دیباچہ میں تحریر کر دیں کہ ایک دوست کے الہام کی بناء پر کتاب کا یہ نام رکھتا ہوں زجاجہ کے معنی شیشہ کے ہیں یعنی ایسا کہ اس کی صفائی میں کوئی نقص نہیں ہے گویا اس ہدایت میں کوئی نقص نہیں بلکہ شیشہ کی طرح ہے اور اس کا نور کمزور نہیں۔ اسی کے فضل و کرم سے یہ کتاب قبولیت ہدایت کا موجب ہوگی" جلسہ سالانہ پر اس کتاب کے متعلق ایک مفصل اشتہار شائع کیا تھا۔ اور ایام جلسہ میں تقسیم کر دیا گیا اس میں کتاب کی پوری قیمت دو روپے مشتہر تھی لیکن اس جلسہ مشاورت پر خاص رعایت ہوگی یعنی ڈیڑھ روپیہ میں اور دس سے زائد خریدنے والوں کو نصف قیمت یعنی ایک روپیہ میں ملیگی جن احباب کو جلسہ پر اشتہار ملا تھا ان کو کتاب کے چھپنے کا سخت انتظار و اشتیاق رہا وہ بار بار مجھ سے دریافت فرماتے رہے بعض نے پیشگی رقومات جمع کرا دیں لطف یہ کہ دس روپیہ سے کم کوئی رقم نہیں آئی بلکہ ایک جگہ سے پچاس روپے کی رقم آئی ان تمام احباب کو جو کتاب کے چھپنے کے انتظار میں ہیں ان کو فرداً فرداً اطلاع نہیں دی جا سکتی ان کی اطلاع کیلئے صرف یہی ایک ذریعہ اخبار ہے چونکہ ہر ایک احمدی اخبار نہیں منگواتا اس لئے جن احباب کے نام اخبار جاری ہے ان کا تبلیغی و اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنی انجمن کے تمام احباب کو اطلاع کر دیں کہ کتاب رہنمائے تبلیغ چھپ گئی ہے جو احباب منگوانا چاہیں وہ مشاورت پر آنیوالے نمائندہ کے پاس کتاب کی قیمت ایک ایک روپیہ جمع کرا دیں تاکہ انکی

اعلان ضروری

پتے درکار ہیں

قادیان کی نئی آبادی میں جن اصحاب نے اراضی خریدی ہوئی ہے۔ ان کے نام پر ان کے خرید کردہ قطعات کا داخل خارج کروانے کے لئے ان کے مفصل پتوں کی ضرورت ہے۔ پس بذریعہ اعلان ہذا التماس ہے ایسے احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جلد تر خاکسار کو اپنی ولدیت قومیت اور اصل سکونت سے مطلع فرمائیں۔ بعض احباب اپنی قوم احمدی لکھدیا کرتے ہیں۔ ایسے احباب مطلع رہیں۔ کہ افسران مال کے نزدیک اس قسم کی اندراج قابل تسلیم نہیں ہے معروف قوم لکھنی چاہئیے۔ نیز سکونت میں ضلع بھی ساتھ لکھنا چاہئیے

خاکسار میرزا بشیر احمد قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت راجہ علی محمد خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول و افسر مال بمقام راولپنڈی

دعویٰ نمبر ۱۳ ۱۹۳۲ء

حیدر خاں ولد رکالا قوم ڈھونڈ ساکن ادسیاہ تحصیل کوہ مری

بنام محمد قاسم۔ محمد روشن پسران شاہ نواز قوم ڈھونڈ ساکنان ادسیاہ تحصیل کوہ مری

دعویٰ تردید نوٹس بیدخلی

بنام محمد قاسم ولد شاہ نواز قوم ڈھونڈ سکنہ ادسیاہ تحصیل کوہ مری مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں محمد قاسم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام محمد قاسم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر محمد قاسم مذکور تاریخ $\frac{4}{32}$ ۱۵ مقام راولپنڈی حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ $\frac{2}{32}$ ۱۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

فسادات جموں کے متعلق مسٹر مڈلٹن کے تاثرات کا ایک حصہ گذشتہ پرچہ میں درج کیا جا چکا ہے۔ اپنی رپورٹ کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کو واقعی شکایات تھیں۔ اور قانون شکنی کے پہلو کو نظر انداز کر کے کہا جا سکتا ہے کہ ان کی ایجی ٹیشن قرین انصاف تھی۔ آپ نے افسران کی کمزوری پر خاص زور دیا ہے۔

دہلی سے ۱۸ جنوری کا اعلان مظہر ہے کہ وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن سر جارج رینی کے عہدہ کی میعاد میں ملک معظم نے ۸ اپریل ۱۹۳۳ء تک توسیع کر دی ہے۔

بالر گھاٹ سے ۱۸ مارچ کی خبر مظہر ہے۔ کہ ایک گاؤں میں ایک سرکاری افسر واجبات وصول کرنے کے لئے گیا۔ تو اہل دیہہ نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے ایک سرکاری سکول میں چھپ کر جان بچائی۔ اور آخر پولیس نے آ کر اسے وہاں سے نکالا

دہلی سے ۱۸ مارچ کی اطلاع ہے کہ والیان ریاست کے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایوان والیان ریاست کے عہدہ چانسلر شپ کے لئے مہاراجہ صاحب بیکانیر اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ امیدوار نہیں ہونگے۔ موجودہ چانسلر نواب صاحب بھوپال بھی اس کے خواہش مند نہیں۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ جام صاحب نواں نگر کو اس کے لئے کھڑا کیا جائے۔

۱۸ مارچ کو بنگال کونسل میں ایگزیکٹو کونسلروں کی تعداد میں تخفیف کی تحریک پیش ہوئی۔ جو ۴۱ کے مقابلہ میں ۶۱ ووٹوں کی کثرت سے نامنظور ہو گئی۔

۱۹ مارچ کو بنگال کونسل کے اجلاس میں ایک ممبر نے تحریک پیش کی۔ کہ صوبجات کو کامل ذمہ وار حکومت فی الفور دیدی جائے۔ بعض مسلمان ممبروں نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ جب تک پانچ صوبجات میں مسلمانوں کی قانونی اکثریت کو تسلیم نہیں کر لیا جاتا۔ اس وقت تک اس قسم کا اقدام نہ کیا جائے۔ سرکاری ممبر نے یہ یقین دلایا۔ کہ یہ خیال ملک معظم کی حکومت کے پاس بھیجا دیا جائے۔ اس لئے تحریک واپس لے لی جائے۔ چنانچہ قرارداد واپس لے لی گئی۔

ضلع ہوشیار پور کے ایک گاؤں میں ہولناک ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے بندوقوں اور چھویوں وغیرہ سے مسلح ایک درجن ڈاکو چھ گھنٹہ تک برابر ایک ساہوکار کا مکان لوٹتے رہے اور پچیس ہزار کا مال لے کر فرار ہو گئے

جینوا سے ۱۸ مارچ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جمعیۃ الاقوام کی اسمبلی نے صلح کے متعلق چین و جاپان کے معاہدہ کو منظور کر لیا ہے۔ اس کے رو سے چینی افواج بین الاقوامی نو آبادی اور ہانگ کیو سے واپس چلی جائیں گی۔

۱۹ مارچ کو اسمبلی کے اجلاس میں ایک ممبر نے سیاسی قیدی عورتوں سے مفروضہ بدسلوکی پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کی۔ لیکن صدر کی تحریک پر اس معاملہ کو چند روز کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

۱۹ مارچ کو ممبران اسمبلی نے سر جارج رینی اور سر جیمز کریدار کو الوداعی دعوت دی۔ اور ان کی خدمات کا اعتراف کیا۔

اخبار لیبرٹی کے نامہ نگار مقیم لندن کا خیال ہے کہ جدید میزانیہ پیش ہونے پر حکومت برطانیہ کی موجودہ صورت قائم نہ رہ سکے گی۔ اور توقع ہے کہ موجودہ وزیر اعظم مستعفی ہو جائیں گے۔

پشاور سے ۱۹ کی خبر ہے کہ فقیر علی نگرہی نے جنڈولہ پر حملہ کرنے کے لئے پھر ایک لشکر جمع کیا تھا جس نے دیکھ بھال کرنے والے ہوائی جہازوں پر بھی فائر کئے۔ ہوائی جہازوں نے مشین گنیں چلائیں۔ جس پر وہ لوگ چھپ گئے۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ لشکر منتشر ہو گیا ہے یا کہیں چھپ کر بیٹھا ہے۔

مسٹر چرچل نے سیاحت امریکہ کے دوران میں ایک اخباری نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں دستوری اصلاحات کو کامیابی کے ساتھ نافذ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ گاندھی کی سرگرمیوں کا قطعی طور پر خاتمہ کر دیا جائے۔ اور اس ضمن میں حکومت ہند جو کچھ کر رہی ہے وہ امید افزا ہے۔

انگلستان کی ایک مشہور فرم کا اندازہ ہے کہ گذشتہ تیس سال میں چالیس کروڑ پونڈ یعنی ۵ ½ ارب روپیہ کی مالیت کا سونا ہندوستان سے انگلستان میں جا چکا ہے۔

حکومت بمبئی نے کراچی کا بھارت سرسوتی مندر اور اس کی متعلقہ عمارتوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

۲۱ مارچ کو آل انڈیا مسلم کانفرنس کا کھلا اجلاس زیر صدارت سر محمد اقبال لاہور میں شروع ہوا۔ صاحب صدر نے اپنا خطبہ بزبان انگریزی پڑھا۔ جس میں گول میز کانفرنس میں ہندوؤں کی قلابازیوں کو پیش کرنے کے بعد بتایا۔ کہ کانگرس کی موجودہ تحریک کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ حکومت کو مرعوب کر کے اقلیتوں کو حقوق عطا کرنے سے باز رکھے۔ آپ نے مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوؤں کی افسوسناک ذہنیت کا بھی ذکر کیا۔ سرحد میں حکومت کی سخت گیری کی مذمت کی۔ آپ نے حکومت پر زور دیا۔ کہ اگر مرکزی ذمہ واری کا نفاذ آل انڈیا فیڈریشن کی تکمیل پر موقوف ہے۔ تو کم سے کم صوبجاتی آزادی خود مختاری فوراً دیدی جائے۔ آپ نے کہا کہ مسلمانان ہند کی صرف ایک سیاسی انجمن ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ آپ نے پچاس لاکھ کے مستقل قومی سرمایہ کی اپیل کی۔ اور ملک بھر کے نوجوانوں کی لیگیں اور رضاکاروں کی کوریں قائم کرنے کا مشورہ دیا۔

مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں ⅓ حصہ دئے جانے کے اصول کو دستور اساسی میں داخل کرنے کی ایک قرارداد پاس کی گئی۔ اس کے بعد دستوری کمیٹیوں سے عدم تعاون کی قرارداد پیش ہوئی۔ لیکن گیارہ بجے تک چونکہ اس پر بحث ختم نہ ہو سکی۔ اس لئے اسے اگلے روز پر ملتوی کر دیا گیا۔ صدر مجلس نے اس کی منظوری پر بے حد اصرار کیا۔

مسلم یوتھ لیگ کا اجلاس بھی انہی دنوں زیر صدارت سیٹھ عبد اللہ ہارون صاحب ہوا۔ جس میں گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کے متعلق حکومت کے رویہ نیز پنجاب یونیورسٹی کی مسلم آزار روش کی مذمت کی قراردادیں پیش ہو کر پاس ہوئیں اس لیگ کے زیر اہتمام بہت سے ورزشی کھیل اور کرتب بھی نوجوانوں نے دکھائے۔

مزارعین کے مصائب کو مدنظر رکھتے ہوئے نظام گورنمنٹ نے واجب الادا لگان میں ۲۶ لاکھ کی کمی کر دی ہے۔

۲۰ مارچ کو امرتسر میں ایک چوب فروش کی دوکان کے سامنے ایک گیند نما بم پڑا ہوا تھا۔ جسے ایک بچے نے اٹھا لیا۔ وہ فوراً پھٹ گیا۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ پولیس نے ایک ویسا ہی بم اور وہاں سے برآمد کیا۔

۲۰ مارچ کو لاہور پولیس نے مقدمہ سازش پنجاب کے سینیئر ڈیفنس وکیل لالہ شام لال وکیل کے مکان کی تلاشی لی۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔

معلوم ہوا ہے حکومت ہند نے ریاست کشمیر کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنی فوجی طاقت میں دو مزید پلٹنوں کا اضافہ کرے۔

ٹریبیون کا نامہ نگار مقیم دہلی اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ آئندہ ماہ جون میں وائسرائے ہند کے بذریعہ ہوائی جہاز لندن جانے کی امید ہے تا ہندوستان کے حالات کو ذمہ دار ارکان حکومت کے پیش کر سکیں۔

کلکتہ کارپوریشن کا ایک مسلم کونسلر ۲۱ مارچ کو بازار میں جا رہا تھا۔ کہ چند غنڈوں نے اس کے پیٹ میں چھرا گھونپ کر فوراً ہلاک کر دیا۔

فرنچائز کمیٹی ۳۰ مارچ کو لاہور پہنچے گی۔

جموں کی ایک خبر سے پایا جاتا ہے کہ مارچ کے آخری ایام میں مہاراجہ کشمیر پھر دہلی جا رہے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا